"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

ربوہ

ایڈیٹر

نسیم سیفی

نبوت 1360 ہش

نومبر 1981

11 NOVEMBER

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت ۱۳۶۰ ہش

نومبر ۱۹۸۱ء

ایڈیٹر کے

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ..... پانچ روپے

فی پرچہ ..... پچاس پیسے

بیرونی ممالک (ہوائی ڈاک) تین پاؤنڈ

" " بحری ڈاک ایک "

ترتیب

۰۔	شوق جہاد کبیر	
	نسیم سیفی	۲
۰۔	امید و بیم (نظم) "	۱۱
۰۔	کارکنانِ اسلام	۱۴
۰۔	تحریک جدید اور اس کے تقاضے	
	مکرم شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل	۲۰
	تحریک جدید ربوہ	
۰۔	اشتہارات	۲۴

• پبلشر ..... عبداللطیف

• پرنٹر ..... سید عبدالحی

• مطبع ..... ضیاء الاسلام پریس ربوہ

• مقام اشاعت ..... دفتر ماہنامہ تحریک جدید

• تاریخ اشاعت ..... ہر ماہ کی دس تاریخ

• ٹیلیفون نمبر ... ۷۸۰

• رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۷ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۱۱

۱۳۶۰ ہش - نبوت

ایک تقریر

سید سیفی

شوقِ جہادِ کبیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز سامعین! عنوان ہے شوقِ جہادِ کبیر اور مجھے آپ کی خدمت میں بات یہ پیش کرنی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا جہادِ کبیر کے لئے شوق کیا رنگ رکھتا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جہادِ کبیر سے مراد ہے دین متین کی تبلیغ جاھدھم بہ جھاداً کبیراً قرآن کریم کے الفاظ ہیں اور کفار کے خلاف دین متین کے ذریعہ ابلاغ ان کا مقصد ہے۔

میں آغاز ہی میں آپ دوستوں کی خدمت میں یہ گزارش کردوں کہ میں اس وقت آپ کی خدمت میں جو باتیں پیش کرنی چاہتا ہوں اجمالی رنگ میں وہ یہ ہیں کہ مضمون کے دو حصے ہیں شوق اور جہادِ کبیر۔ ایک کام از خود بھی ہوتا چلا جاتا ہے اور آخر کار ہو ہی جاتا ہے۔ اور ایک کام کو شوق سے کیا جاتا ہے اور اس شوق کے لئے دل میں بے پناہ جذبے کا موجود ہونا لازمی شرط ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت کے جس پہلو پر مجھے کچھ کہنا ہے۔ وہ صرف تبلیغ اسلام نہیں بلکہ ان کے دلوں میں بے پناہ جذبہ تبلیغ کا موجود ہونا ضروری ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہونگا (اگرچہ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے بہت سے حضرات یہ بات مجھ سے زیادہ۔ اور زیادہ اچھی طرح۔ جانتے ہیں کہ تبلیغ مذہب کے لئے اسلامی تعلیم کیا ہے۔ اور اسلام تبلیغ کرنے کے لئے تبلیغ کرنے والوں کے دلوں کو کس نہج پر کام کرنے کی

تلقین کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس مقدس اثر کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا جس سے وہ مٹی سے سونا بن گئے جو کسی کے شاگرد نہ تھے (اسلام سے پہلے) وہ سب کے استاد بن گئے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ جانے بغیر صحابہ کرام رضؓ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کا سمجھنا دشوار ہے۔ اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ تبلیغ کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ یہ بات اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن مجید میں جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔ اس کا اکثر و بیشتر حصہ امت کے لئے بھی ہے اور امت مسلمہ میں سے سب سے پہلے اس کے مخاطب صحابہ کرام رضؓ ہی تھے۔

اس سلسلہ میں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ تبلیغ قولی بھی ہوتی ہے اور فعلی بھی زبان سے بات کہہ کر بھی دوسروں کو سچائی کا قائل کیا جاسکتا ہے اور زبان سے ایک لفظ کہے بغیر صرف اپنا نمونہ اور وہ بھی خاموش نمونہ پیش کر کے بھی دوسروں کو سچائی کے اقرار اور اس کے قبول کرنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے صحابہ کرامؓ نے بھی یہ دونوں طریق استعمال کئے۔

میں آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کرنی چاہوں گا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تبلیغی کوششوں یا یوں کہیئے کہ شوقِ جہاد کبیر کو کن نظروں سے دیکھا اور اس جذبے کو اس آخری زمانے میں مثیل صحابہ رضؓ کی جماعت میں پیدا کرنے کی کس طرح تلقین کی۔

حقیقت یہ ہے کہ تاریخ کا مطالعہ اپنی افادیت اسی طرح برقرار رکھ سکتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کا اس سے تعلق پیدا کریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوق جہاد کبیر صرف تاریخ ہی کا ایک حصہ نہیں بلکہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں میں وہ جذبہ اور وہی شوق پیدا کریں اور وہ بیٹھے پھل جو ان کے شوق جہاد کبیر کے درخت کو لگے تھے۔ ان سے ہماری زندگیاں بھی مالا مال ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاد کبیر یعنی تبلیغ اسلام کے لئے اسلامی تعلیم کا خلاصہ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں ملتا ہے

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ (۱۶/۱۲۶)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اس پر عمل فرمایا۔ اپنے صحابہ رضؓ کو اس کی تلقین فرمائی اور ان انتہائی مطیع و فرمانبردار ساتھیوں اور خدام نے اسے اپنی زندگی کے لئے مشعل راہ بنایا۔

جہاں تک صحابہ کرام کو اس سلسلہ میں تلقین عمل کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(۳/۱۰۵)

جن کے سامنے قرآن کریم نازل ہو رہا تھا۔ اور شب و روز دلوں پر روح پرور اثر کر رہا تھا انہوں نے جب یہ الفاظ سنے ہوں گے تو ان کے دلی کس طرح خوشی سے اچھل نہ پڑے ہوں گے۔ اور ان کے دل میں کیوں ایک بے پناہ جذبہ نہ پیدا ہو گیا ہو گا کہ ان میں سے ہر ایک ولتکن منکم میں شامل ہو سکے اور خیر اور معروف کی دعوت دے اور منکر سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کرے۔ اگرچہ کہا تو گیا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو لیکن جن لوگوں نے یہ الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنے اور اس یقین کے ساتھ سنے کہ یہ خطاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ان میں سے کون ہے جو پیچھے رہنے پر راضی رہا ہو گا۔ سب کے سب اپنے اپنے رنگ میں دین متین کی اشاعت میں مصروف ہو گئے ہوں گے۔ اگرچہ دشمن ان پر ٹوٹا پڑ رہا تھا اور ان حالات میں کشیدگی کے باعث تبلیغ میں جھول آجانے کا بھی امکان تھا۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ بھی سن چکے تھے کہ

ولا تستوی الحسنة ولا السيئة ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینك وبینه عداوة كانه ولی حمیم ۴۱/۳۵

اس آیہ کریمہ نے انہیں اس یقین کی دولت سے مالا مال کر دیا تھا کہ احسن طریق سے بات کرنے سے تبلیغ بھی بہتر ہو گی اور عداوت بھی دوستی میں بدل جائے گی اور یہی کچھ انہیں چاہیئے تھا۔

جہاں تک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا تعلق ہے۔ حضور کی زندگی بعد از ماموریت کا ہر ہر لمحہ اس بات کا بولتا ہوا ثبوت ہے کہ حضور نے تکالیف کو صبر سے برداشت کیا اور دکھوں پر ایک حرف شکایت بھی لب پر نہ آنے دیا اپنوں سے اور غیروں سے ایسا حسن سلوک کیا۔ کہ دنیا کی تاریخ اس کا نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ پیغام پہنچایا گیا تو جوش اور جذبہ کی شدت کے ساتھ لیکن تعلقات میں دھیما پن اور ملائمت ہی کا اثر رہا۔ بے وفائی کرنے والوں سے وفا کی اور ستم کرنے والوں سے جود و کرم خون کے پیاسوں کو حیات بقا دے کر انکی پیاس بجھا دی۔ یہ تھا جادلهم بالتی هی احسن کا رنگ اور یہی رنگ صحابہ کرام پہ چڑھا دیا وہ تپتی ریت پر لٹائے گئے اور گرم پتھروں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیچے دبائے گئے لیکن انکے منہ سے کلمہ خیر ہی نکلا انہیں ہر طرح کی تکلیف دی گئی۔ اور وہ سکھ پہنچانے میں مصروف رہے۔ یہ تھا ان کا عملی جہاد کبیر جس نے لوگوں کے دل جیت لئے۔ وہی تھے جنہوں نے دنیا کو سب سے پہلے یہ بتلایا۔ کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے بھی نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس قلیل وقت میں اس تفصیل میں جانا ممکن نہیں کہ کس صحابی نے کیا کیا اور کس طرح اسلام کے جہادِ کبیر میں حصہ لیا اور کس کس کو اسلام میں لانے کا باعث بنا۔ تاریخ کی کتابوں میں یہ تفصیل خاصی طویل ہے۔ میں مجموعی حیثیت سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان تعریفی کلمات کا ذکر کر دیتا ہوں جو حضور نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے شوق جہاد کبیر کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں فرمائے۔ اور یہ بات ان تعریفی کلمات میں اور بھی زور پیدا کر دیتی ہے کہ حضور نے اپنی جماعت کو صحابہ کی مثال دے کر ہی تلقین عمل فرمائی ہے۔

ان اقتباسات میں حضور اقدس علیہ السلام نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان اقتباسات میں یہ تین باتیں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ (۱) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ کہ اس سے متاثر ہو کر صحابہ کرام نے اپنی زندگیاں نئی نہج پر ڈھالی تھیں (۲) صحابہ کرام کا جذبہ اور شوق جہاد کبیر، اس کی گہرائی اور اس کی گیرائی (۳) اپنی جماعت کی ضرورت اور اسے پورا کرنے کا طریق صحابہ کرام کے عمل کی روشنی میں۔

اب آپ چند اقتباسات سنیئے۔ پہلا اقتباس جو میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور اس کا صحابہ کرام پر اثر نمایاں ہو کر سامنے آتے ہیں۔ صحابہ کرام کا شوق جہاد کبیر انہیں دنیا کے کونے کونے میں لے گیا۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھو کہ اس مرد کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف منتقل کیا۔ یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو گیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزا بہیئت اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہو گئے۔ اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے اور ان کے پیشانی کے نقشوں میں محبت مولےٰ کے بصید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہو گئے۔ اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے۔ اور ملت محمدیہ کی اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف
انہوں نے سفر کیا اور ان کی عقلیں
علوم الٰہیہ میں مستور ہوئیں اور ان کے
زوائے فکر یہ اسرار ربانیہ کے سمجھنے
کے لئے باریک ہوگئیں اور نیک باتیں
ان کو بالطبع پیاری لگنے لگیں اور رشد
اور سعادت کے خیموں میں وہ اتارے
گئے۔ بعد اس کے جو بتوں پر پرستش
کے لئے سرنگوں تھے۔ اور انہوں نے
اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی
دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا۔
یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور
روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں
جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا
اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی۔
وہیں پہنچے انہوں نے مرت کے سامنے
منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے
نہ ہٹے۔ اگرچہ کاروں سے ٹکڑے
کئے گئے۔" (نجم الہدیٰ ص۲۰۱)

اس دوسرے اقتباس میں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تبلیغ دین متین کے لئے کوششوں کی سمت متعین ہوتی ہے۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان کے ہر ایک جفا کی برداشت کی۔
اور ایذا پر صبر کیا اور بدی کو نیکی
کے ساتھ اور بغض کی محبت سے ٹال
دیا اور غم خواروں اور محبوں کی طرح
ان کے پاس آیا اور ایک مدت تک
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے اور
رہنمودہ انسان کی طرح مکہ کی گلیوں
میں پھرتے رہے اور قوت نبوت سے
ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ
رات کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ
اور خدا تعالیٰ سے ان کی
بیتابی اور فضل اور رحمت
چاہتے یہاں تک کہ دعائیں
قبول کی گئیں اور انکی کستوری
کی خوشبو پھیلی اور خوشبوئیں پھیلے
در پے پھیلنی شروع ہوئیں اور دلوں
کے بدلنے والے کا حکم نازل ہوا
اور اس ذات سے انکو قوت عطا
ہوئی جو حجرت کو عطا کرتا اور دلوں
کو اُگاتا ہے سو حکم الٰہی سے زمین
ہلا دی گئی اور آواز دینے والے
یعنی مکہ کی طرف دل کھینچے گئے۔" (نجم الہدیٰ ص۲۱۳)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ صحابہ کرام کی مثال سامنے رکھ کر اپنی جماعت کے لئے تبلیغ کا لائحہ عمل تجویز فرماتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جائے چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب
ہوں جو تلخ زندگی گوارا کرنے کے لئے
تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں
میں بھیجا جائے بشرطیکہ ان کی اخلاقی
حالت اچھی ہو۔ تقوےٰ اور طہارت
میں نمونہ بننے کے لائق ہوں اور ہماری
باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے
ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں
کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی
ہے اور وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ
اکیلا رہتا ہی نہیں۔ جس نے اس سلسلہ
کو قائم کیا ہے اس نے پہلے ازل
سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو
بکلّی صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ
میں رنگین اور انہیں کے نمونہ پر
چلنے والے ہوں گے اور خدا تعالےٰ
کی راہ میں ہر قسم کے مصائب کو برداشت
کرنے والے ہوں گے اور جو اس
راہ میں مرجائیں گے وہ شہادت کا
درجہ پائیں گے۔"

(ملفوظات ۹/۱۲۵)

اس موضوع پر حضور مزید فرماتے ہیں:۔

"ایک تجویز کی تھی اگر راست آجائے
تو بڑی مراد ہے۔ یونہی عمر گزرتی جاتی ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں
ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے جس
نے اپنے لئے کچھ دین کا حصہ اور کچھ
حصہ دنیا کا رکھا ہو اور ایک صحابی بھی
ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق
کرلی ہو اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے
سب تنخلین تھے اور سب کے سب
اللہ کی راہ میں جان دینے کو تیار تھے
اگرچہ آدمی ہماری جماعت سے بھی تیار
ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور وہ
قانع بھی ہوں تو ان کو باہر تبلیغ کے لئے
بھیجا جاوے بہت علم کی حاجت نہیں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سب امّی
تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواری
بھی امّی تھے تقوےٰ اور طہارت چاہیئے
سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو
اللہ تعالےٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سمجھا
دیتا ہے۔"

(ملفوظات ۹/۱۳۴)

صحابہ کرام کے دور دراز علاقوں میں جاکر تبلیغ کا ذکر کرکے حضور اپنی جماعت کی ضرورت مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش فرماتے ہیں:۔

"تبلیغ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جائیں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کردیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ بھی اشاعتِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے واسطے دور دراز ممالک میں
جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک
میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے
کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

اسی طرح اگر بیس یا تیس آدمی متفرق
مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلد تبلیغ
ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک ایسے آدمی
ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار
نہ ہوں، تب تک ہم ان کو پورے اختیارات
بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ ایسے قانع اور جفاکش
تھے کہ بعض اوقات درختوں کے پتوں پر
ہی گزر کر لیتے تھے۔"

(ملفوظات ۱۰/۱۴۴)

تبلیغ کے ایک نہایت حسین طریق پر غور فرمایئے
حضور فرماتے ہیں:-

"ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہیں آتی۔
پس چاہیئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر
اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت عیش
کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس پھونکا
سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا
کان کے اندر چلا جاوے۔ پھر کبھی اتفاق
ہو تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام
حق پہنچاتا ہے اور تھکے نہیں کیونکہ آجکل
خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق
کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہؓ
اس زمانہ میں ہوتے تو لوگ انہیں سودائی
اور وہ انہیں کافر کہتے۔"

(ملفوظات ۱۰/۱۱۹)

اس موضوع کے تسلسل میں حضور کا ارشاد ہے کہ
"دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے
بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے اور کسی قسم کا خوف
کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے
طرز عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے دربار میں
گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ
صاف صاف کہہ دیا۔ اور حق کہنے سے ذرا
نہیں جھجکے۔ جبھی تو لا یخافون
لومۃ لائم کے مصداق ہوئے۔"

(ملفوظات ۱۰/۱۲۶)

"جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے،
چاہیئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت
ہو۔ خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ ہم نے
سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھا یا اور ان
سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدھم
بروح منہ یعنی اپنی روح سے مدد
دی۔ صحابہؓ امی تھے۔ ان کا نبی
(سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم) بھی امی
مگر جو پر حکمت باتیں انہوں نے بیان کیں
وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ ان کو خدا تعالیٰ کی خاص تائید
تھی۔ تقوےٰ وطہارت اور پاکیزگی سے
اندرونی طور پر مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم
کے ہتھیار کمزور ہتھیار ہیں ممکن ہے بلکہ
اغلب ہے کہ مخالف کے پاس ان سے بھی
زیادہ تیز ہتھیار ہوں۔ پس ہتھیار وہ چاہیئے
جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے۔ وہ ہتھیار
سچی تبدیلی اور دل کا تقدس وتطہیر ہے"

(ملفوظات ۱۰/۳۶۶)

جس سرعت کے ساتھ اسلام پھیلا اور جس مضبوطی
کے ساتھ یہ دین متین قائم ہوا اس میں معتد بہ حصہ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کا تھا۔ انہوں نے
اس غرض کے حصول کے لئے ہر ہر لمحہ وقف کر دیا اور
قولی اور فعلی تبلیغ کے ذریعہ وہ کچھ کر دکھایا جس کی
مثال دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ اس سلسلہ
میں حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو
خدمت اسلام کی کی ہے اور جس طرح پر اس
نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی
ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں
ملے گی۔ ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت
ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جب
خدا تعالیٰ کے دین میں سستی واقع ہونے
لگتی ہے اور کمی فہم یا مرور زمانہ کی وجہ سے
غلط فہمیاں پیدا ہو کر یہ پاک دین بگڑنے
لگتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص
کو مامور کر کے بھیجتا ہے۔ جو اس کے بلائے
بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اس
کے ساتھ ہوتی ہے وہ ان غلط فہمیوں اور
خرابیوں کو دور کرتا ہے جو عملی طور پر دین
میں پیدا ہو جاتی ہیں اور اپنے عملی نمونہ
اور قوت قدسی کے ساتھ ایک نیا ایمان
دنیا کو خدا کی ہستی پر بخشتا ہے۔"

(ملفوظات ۴/۲۸۰)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جذبۂ جہاد کبیر
کے متعلق حضور اقدس کے دو تین فقرے سنئے حضور
فرماتے ہیں:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی
طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے
سچے دین کی اشاعت کریں اور اس
ہلاک ہونے والے شرک اور کفر سے
جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا
لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان
سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے
تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم
کر دیں خواہ مارے ہی جائیں"۔

(ملفوظات جلد سوم)

یہ جذبہ اس بیج کی شاخیں ہیں جو رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم نے بویا تھا اور جس کی صحابہ رضی اللہ
عنہم نے شب و روز آبیاری کی تھی۔ اس ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ میں جسے تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ کہا جا سکتا ہے وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھوں پھل، پھول رہا ہے اور ساری دنیا میں اسلام کا نام بلند کیا جا رہا ہے۔

جہاد کبیر کے شوق میں صحابہ کرام ساری دنیا میں پھیل گئے تھے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مبعوث فرما کر صحابہ کے نمونہ کو دوبارہ قائم فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ ساری دنیا میں پھیل جائیں۔ حضور نے فرمایا:۔

"اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں، یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے، پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو جہاں پھر وہ اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب ہو!!

(خطبہ جمعہ فروری ۱۹۳۶ء)

میں نے یہ اقتباس دو باتوں کے پیش نظر آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس میں جماعت کو ساری دنیا میں پھیل جانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور دوسرے یہ کہ اس پھیل جانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے ساری دنیا میں پھیل جانے سے مشابہت دی گئی ہے۔ یعنی ان کے شوق جہاد کبیر کو دنیا میں ایک دفعہ پھر زندہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم صحابہ کرامؓ کا جذبہ اور ان کے شوق جہاد کبیر کا نمونہ ایک دفعہ پھر دنیا کو دکھانے والے ہوں اور ہمارے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین متین دنیا کے گوشے گوشے میں انسانی زندگیوں کو سنوارنے اور نکھارنے کا باعث بنے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

[redacted] قدم

[redacted] قدم

[redacted] منزل

نسیم سیفی کی نظموں کا تازہ مجموعہ

قیمت دس روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید و بیم

دعا قبول ہوئی ہے اثر کا ذکر نہیں
سفر کا ذکر ہے، اور رہگذر کا ذکر نہیں

حیاتِ نو کے تقاضے الجھ الجھ کے رہے
لبِ شعور پہ خیر اور شر کا ذکر نہیں

شبِ سیاہ نے چادر لپیٹ لی ہے مگر
کسی اُفق پہ ابھی تک سحر کا ذکر نہیں

تمہارے دَر پہ گزاری ہے زندگی میں نے
مرے لبوں پہ مرے اپنے گھر کا ذکر نہیں

میں اپنی بے بصری کا گلہ کروں کس سے
کہ میرے حال پہ ان کی نظر کا ذکر نہیں

شعاعِ نور نے پردوں کو چاک کر ڈالا
وہ کونسی ہے خبر جس خبر کا ذکر نہیں

کیا ہے دونوں نے گر التفات راہوں میں
یہ کیا کہ دھوپ کا ہے اور شجر کا ذکر نہیں

امید و بیم کے مابین ہے اگر ایماں
نسیمؔ کیوں تیرے ہونٹوں پہ ڈر کا ذکر نہیں

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

نائیجیریا کے ایک چیف اور نو خاندانوں کا قبولِ احمدیت

نائیجیریا کے شہر الارو کی جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں ایک شہر کے لوگوں نے اپنی زیر تعمیر مسجد (جو قریباً مکمل ہو چکی تھی) از خود جماعت احمدیہ کو بطور عطیہ دی۔ چند روز کے بعد اس شہر کے چیف اور نو خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

یہ دلخوش کن رپورٹ احمدی مشنری کالج الارو کے پرنسپل اور مبلغ سلسلہ محمد اکرم صاحب نے بھیجی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ الارو کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تبلیغی مساعی کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس جماعت کی تبلیغی کوششوں کا ذکر ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں تعریفی رنگ میں فرما چکے ہیں۔

مکرم محمد اکرم صاحب نے ایک نئی جماعت کے قیام کے اس ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ الارو کی جماعت کا طریق تبلیغ نرالا اور دلچسپ ہے۔ اس جماعت کے پاس ۱۵ سیٹوں والی ایک وین ہے جس کے ماتھے پر جلی حروف میں (AHMADIYYA) تحریر ہے۔ اس کے پچھلی طرف صدائے دین حق لکھا ہے اور دونوں طرف موٹے موٹے الفاظ میں "احمدیہ مشن الارو" لکھا ہے۔

اس جماعت کے تبلیغی جذبہ و جوش کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے تبلیغ کا ایک مسلسل طریق کار اپنایا ہے۔ اس جماعت کے افراد ہر اتوار کو نماز عشاء کے بعد شہر کے مصروف ترین چوک میں جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ سہ پہر شام لاؤڈ سپیکر نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ کرسیاں سجا دی جاتی ہیں اور سٹیج لگا دیا جاتا ہے اور شہر کے مختلف حلقہ جات سے ایک ترتیب اور نظام کے تحت دینی نعرے بلند کرتی ہوئی یہ جماعتیں چوک میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ بعد میں کوئی مقامی دوست یا مکرم محمد اکرم صاحب صداقت دین متین پر تقریر کرتے ہیں جو کہ عموماً نصف یا پون گھنٹہ جاری رہتی ہے۔ اس کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اتنا کامیاب ہے کہ بعض اوقات رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک متلاشیان حق سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر

کی وجہ سے تبلیغ کا سلسلہ دو روز تک ہی رہ جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواحی علاقوں میں تبلیغ

الار شہر کے علاوہ یہ مخلص جماعت تقریباً ہر جمعہ یا ہفتہ کے روز نماز عصر کے بعد تبلیغ کے لئے نواحی دیہات میں نکل جاتی ہے۔ پہلے سے پروگرام طے کر کے احباب مقررہ دیہات کے چیف سے اجازت حاصل کر کے اس گاؤں جاتے ہیں۔ اس روز جماعت کے احباب ایک جلوس کی شکل میں نکلتے ہیں۔ اس میں سب سے آگے چند موٹر سائیکل سوار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جماعت کی وین ہوتی ہے اس کے بعد احباب جماعت کی ذاتی کاریں ہوتی ہیں۔ جن کی تعداد اب مختلف دوروں میں آٹھ سے پندرہ تک رہی ہے۔ آخر میں پھر موٹر سائیکل سواروں کا ایک دستہ ہوتا ہے۔ اس میں ۱۵ سے ۲۰ تک موٹر سائیکلیں ہوتی ہیں۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والے ان مستانوں کا یہ گروہ دعائیں کرتا آیات قرآنی کی تلاوت کرتا اور اللہ تعالیٰ سے کامیابی حاصل ہونے کی التجائیں کرتا گاؤں میں پہنچ جاتا ہے۔ گاؤں پہنچ کر جلسہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ایک دوست نے اپنی کار پر دو لاؤڈ سپیکر مستقل طور پر فٹ کروا رکھے ہیں۔ وہ کے علاوہ جماعت احمدیہ اپنا لاؤڈ سپیکر اور جنریٹر ہمراہ رکھتی ہے۔ اس قسم کے جلسے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے بڑے کامیاب رہتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ آزادانہ سوالات کرتے ہیں۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اس کوشش میں اب تک یہ جماعت اطراف میں نئی نئی جماعتیں قائم کر چکی ہے۔

ایک نئی جماعت کا قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء کے دوران جب نائیجیریا تشریف لے گئے تو حضور نے اپنے قدموں سے الار شہر کو بھی برکت بخشی۔ حضور ایدہ اللہ کے ورود مسعود کے بعد اس جماعت کی کوششوں میں ایک نیا جوش و جذبہ کارفرما نظر آنے لگا۔ گزشتہ دنوں کے الفضل میں ایک نئے مشن ہاؤس کے قیام کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ جماعت الار نے اس مقام پر دو مسلسل جلسے کئے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت عطا فرما دی۔

حال ہی میں جس شہر میں ایک زیر تعمیر مسجد جماعت احمدیہ کو عطا کی ہے اس شہر کا نام اجی یلیٹے AGILETE ہے۔ یہ شہر ین روڈ پر واقع ہے اس شہر میں جماعت الار نے جلسہ کیا۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب نے جلسہ میں تقریر کی اور حضرت اقدس کی تشریف آوری کی علامات اور ان کی صداقت پر دلائل دیئے۔ تقریر کے فوراً بعد دو معمر احباب نے بیعت کرنے کا اعلان کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس جلسہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد
اس شہر کے چیف کی طرف سے جماعت الاروکو
ایک اور جلسہ کرنے کی درخواست موصول ہوئی
جس محلہ میں علاقہ کے چیف صاحب مقیم ہیں۔ اسی محلہ
میں جلسہ کیا گیا۔ مکرم چیف صاحب نے صدارت
کی چیف صاحب اور اس محلہ کے دیگر احباب اس
محلہ میں ایک مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ اس جلسہ کے بعد
مکرم چیف صاحب نے محلے کے لوگوں سے
مشورہ کرنے کے بعد اعلان کیا کہ یہ مسجد جماعت
احمدیہ کو بطور عطیہ دی جاتی ہے۔ یہ مسجد جماعت
کی تحویل میں آنے کے بعد الارو کے احباب نے
مل جل کر وقار عمل کیا اور جو تھوڑا بہت تعمیر کا کام
باقی تھا وہ مکمل کر دیا اور مورخہ ۲ر جولائی بروز
جمعہ اس کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا۔ مکرم ملک
محمد اکرم صاحب نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ مسجد کا افتتاح
کیا اور خطبہ جمعہ دیا۔ اس مسجد میں قریباً ایک سو
نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ مگر رسم
افتتاح میں اتنے لوگ شریک ہوئے کہ مسجد سے
باہر صفیں بنانا پڑیں۔

جماعت احمدیہ وا (گھانا) کی
۲۸ ویں سالانہ ریجنل کانفرنس

کانفرنس کا آغاز صبح تہجد کی نماز کی
عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ اس کے بعد فجر کی نماز
ادا کی گئی۔ یہ دونوں نمازیں محترم مولوی عبدالوہاب
بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کی اقتدا
میں ادا کی گئیں۔ نماز فجر کے بعد محترم امیر صاحب
نے جماعت کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ
انہیں اجر عظیم دے اس کے بعد ناشتہ اور
جلسہ گاہ کی جگہ پہنچنے کے لئے اجلاس برخاست
کر دیا گیا۔

ٹھیک نو بجے محترم امیر صاحب دیگر معزز
مہمانوں کے ساتھ جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ جہاں پر پہلے
ہی ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کے استقبال کے
لئے موجود تھے۔ سب سے پہلے محترم امیر صاحب
اور دوسرے معززین نے گارڈ آف آنر کا معائنہ
کیا جو خدام الاحمدیہ وا نے پیش کیا۔ اس کے بعد
آپ سٹیج کی طرف تشریف لائے جبکہ حاضرین جلسہ
نے معززین اور امیر صاحب کو خوش آمدید کہا۔
اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا۔ لا الہ الا اللہ
نعرہ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔
اور حضرت امام جماعت احمدیہ زندہ باد کے نعروں
سے فضا گونج اٹھی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک
سے کیا گیا جو کہ مکرم احمد الحسن صاحب نے کی
اس کے بعد انہوں نے انگریزی زبان میں ترجمہ
پیش کیا۔ پھر امیر صاحب اور اپر ریجنل منسٹر
کے نمائندہ نے جھنڈوں کو لہرایا۔ لوائے احمدیت
محترم امیر صاحب اور گھانا کا جھنڈا اپر ریجنل منسٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نمائندہ نے لہرایا۔ محترم ریجنل منسٹر بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے۔

جب یہ تقریب وقوع پذیر ہو رہی تھی تو محترم معلم سفیان محمد صاحب اور ان کے ساتھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی عربی نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے جو ایک بڑا ہی حسین نظارہ پیش کر رہے تھے۔ اب محترم امیر صاحب نے اجلاس کا آغاز ایک لمبی اور پُرسوز دعا سے کیا۔

آپ نے اس تقریر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ ہم اس کی دی ہوئی توفیق سے اس قابل ہوئے کہ ایک مرتبہ پھر اکٹھے ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات پر اس ذات باری کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ پھر انہوں نے قرآن پاک کی آیت

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ...

کی تلاوت کی اس پر انہوں نے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ اگر انسان اپنی عقل استعمال کرے جو اس پر خدا تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے اور پھر سوچے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اور پھر ان چیزوں کے متعلق غور و خوض کرے اور چاند اور سورج تمام اپنے اپنے وقت پر چڑھتے ہیں اور غروب ہوتے ہیں اور موسم اپنے وقت پر بدلتے ہیں۔ الغرض ہر چیز کی ترتیب ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہے اور وہ وحدہٗ لاشریک خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ جب اخلاقیات کی ضرورت کے متعلق پوچھا جاتا ہے۔ تو ہمارا جواب ہوتا ہے کہ خدا کی طرف آؤ تو میں ان چند الفاظ سے کانفرنس شروع کرتا ہوں کہ جب ہم ایسی کانفرنسوں کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ایسی کانفرنسوں کی بنیاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خدائی منشاء کے مطابق رکھی ہے۔ ہمیں اس کانفرنس کو کوئی دنیاوی میلہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگر ہمارا یہ مطمح نظر ہوگا تو یقیناً ہم حضرت اقدس کی ان دعاؤں کے مستحق ہوں گے جو انہوں نے اس قسم کی کانفرنسوں میں شریک ہونے والوں کے لئے مانگی ہیں۔ آخر میں ہم پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے ان تمام وعدوں سے نوازے جو اس نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کئے ہیں۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور کانفرنس کا آغاز ہوا۔

پہلے سیشن میں مہمان خصوصی جناب ریجنل منسٹر تھے۔ جو بعض مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے لہٰذا ان کی تقریر ان کے نمائندے نے پڑھی۔

محترم ریجنل منسٹر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ خالصتہً ایک مذہبی جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اصولوں پر کاربند ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ جو ہمیں تعلیمی اداروں اور طبی مراکز کے ذریعہ مدد مل رہی ہے۔ ہم اس کے تہ دل سے مشکور ہیں۔

دوسرے دن صبح کے سیشن کے مہمان خصوصی اپر ویسٹ ایریا کے ایڈمنسٹریٹو پرنسپل سیکرٹری تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ آپ لوگوں کو میری اس بات پر اتفاق ہوگا کہ موجودہ دور میں نمائندین کو روحانی طور پر جگانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم غانا کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں اس لحاظ سے میں آپ کی کانفرنس کو بڑی اہمیت دیتا ہوں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے لیڈرز، جماعت کے احباب اور خاصکر نوجوان طبقہ جو کہ قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہم وطنوں کو جو کہ مختلف قبائل اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں کو رواداری اور اتفاق کا سبق دیں جو ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں۔

تین روزہ کانفرنس کے اختتام پر مالی قربانی کرنے والوں کا سماں قابل دید تھا۔ ہر کوئی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہا تھا جو کوئی سٹیج پر آتا اپنی جیبیں خالی کر کے جاتا۔ اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار لاکھ سے زائد سیدیز اکٹھی ہوئیں جو کہ تقریباً بارہ لاکھ پاکستانی روپیہ سے زیادہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور جلد از جلد بنی نوع انسان حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ آمین

گگوما (تنزانیہ) کی ملکی نمائش میں کامیاب شرکت

جھیل ٹانگانیکا کے ساحل پر ایک خوبصورت شہر گگوما (GOMA) ہے جو کہ تجارتی لحاظ سے معروف اور اہم بندرگاہ ہے۔ تجارتی جہاز یہاں سے برونڈی (BURUNDI) زائرے (ZAIRE) اور زمبیا (ZAMBIA) جاتے ہیں۔ ان ممالک سے بھی تجارتی جہاز گگوما آتے ہیں۔ جس سے تجارتی تعلقات بڑھتے ہیں۔ گگوما سے تیس میل دور ایک پرانا اور تاریخی شہر یوجی جی (UJIJI) ہے دارالسلام سے قافلے ٹبورا سے ہوتے ہوئے یہاں ٹھہرتے تھے۔ پھر ہمسائے ملک میں تجارت کے لئے جاتے تھے۔ تجارت میں عرب پیش پیش تھے۔ یہاں پر عرب آباد ہوئے اور اب بھی عرب خاندان یہاں آباد ہیں اور اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۶۵ء کے بعد پہلی دفعہ اس شہر میں شراب خانہ کھولا گیا۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ اسلامی تمدن کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس شہر پر کافی اثر ہے۔

خادم احمدیت محترم شیخ عمری عبیدی صاحب مرحوم اسی شہر کے چشم و چراغ تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب اس علاقہ میں دستک دی۔ تو انہوں نے جماعت کا استقبال کیا۔

نمائش میں شرکت کرنے کا فیصلہ

حکمران پارٹی نے گذشتہ سال فیصلہ کیا تھا کہ اس سال کا سبع سبیع (کسانوں کا دن) کا جشن ملکی سطح پر گگوماشہر میں منعقد کیا جاوے۔ جب حکمران پارٹی ایسا فیصلہ کرتی ہے تو حکومت کی ساری مشینری کا زور اس منتخب شدہ شہر میں ہوتا ہے۔ جشن یعنی نمائش کے آخری دن صدر مملکت خطاب کرتے ہیں۔ اس نمائش میں مختلف چیزیں نمائش میں رکھی جاتی ہیں اور دینی گروپوں کو بھی نمائش میں حصہ لینے کی اجازت ہوتی ہے۔

یکم جولائی ۱۹۸۱ء کو خاکسار ٹبورا سے روانہ ہوا اور اگلے دن گگوما پہنچا۔ اسی شام کو پویلین میں کتابوں کو ترتیب دی گئی۔ نیز بڑے بڑے کاغذوں پر بڑی بڑی آیات لکھ کر دیوار پر آویزاں کیں۔ جو کہ باہر سے آنے والے زائرین کے لئے توجہ کا موجب بنیں۔ بعض آیات قرآنی یہ تھیں۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُہٗ اَحْمَدُ

حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ ... وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

چنانچہ خنزیر کے گوشت کی حرمت پر خوب گفتگو ہوئی اور شراب کی حرمت پر بہت بحث ہوئی تبلیغ کا یہ ایک سنہرا موقعہ ملا۔ اور احباب نے خوب فائدہ اٹھایا۔ سب دن خوب مصروفیت کے دن تھے۔ مگر ساتواں اور آخری دن انتہائی مصروفیت کا دن تھا۔

ٹھیک دن کے بارہ بجے نمائش گاہ کے دروازے کھلے اس وقت سے لے کر شام تک زائرین کا تانتا بندھا رہا ان میں سے بعض احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ جو انہیں دی گئیں۔ مگر اکثر کتب خریدنے آتے تھے۔

اسمبلی آف گاڈ ASSEMBLY OF GOD کے ایک مناد دو دن دینی گفتگو کرنے آئے۔ آخری دن تو وہ بائیبل اور پادری سیل SALE کا مترجم قرآن شریف لائے مگر چار گھنٹے کی گفتگو سے بڑے مجمع میں یہ ثابت ہوا کہ کہ عیسائیت نہیں بلکہ اسلام خدا کا چنا ہوا دین ہے جو بنی نوع انسانوں کے لئے ہے اور اسی مجمع میں روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوئی کہ اسرائیل کے نبی یسوع مسیح زندہ نہیں۔

وہ کام جو دیر سے نہیں ہو سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فضل سے سات دن میں ہوا ہے۔ اور اس وقت
ککگوما (KIGOMA) یوجی جی (UJIJI)
اور ان کے اضلاع
کاسیلو (KASSULU)
کبونڈے (KIBONDE)
میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں گفتگو ہو رہی
ہے۔ نیز احمدیت کی تبلیغ کتب کے ذریعہ نزدیکی ملک
برونڈی (BURUNDI) اور زائرے
ZAIRE میں پہنچ گئی ہے۔

بزرگ احباب سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ
کے حضور دعا کریں کہ ککگوما میں جو تبلیغی کام ہوئے
خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں بہت برکت ڈالے
بہت اچھے نتائج پیدا کرے تا اس علاقہ کے لوگ
بھی حضرت اقدس کی آواز سنیں۔ جماعت کی طرف
آئیں اور حقیقی واحد یگانہ خدا کو پہچان کر اس کی بندگی
کریں آمین۔

یہاں دار السلام میں بھی ہمارے سٹال پر
کافی رونق رہی۔ ساڑھے تیرہ ہزار شلنگ سے زائد
کا لٹریچر فروخت ہوا۔ گویا صرف دو سالوں میں ۴۱ ہزار
شلنگ کی کتب بکی ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۱۶ واں جلسہ سالانہ

لنڈن۔ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا ۱۶ واں
جلسہ سالانہ ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۸۱ء کو نہایت کامیابی و خیر و
خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ برطانیہ کے طول و عرض سے
آئے ہوئے ۲ ہزار سے زائد احباب و خواتین نے شرکت
کی اور دو روز تک دعاؤں، ذکر الٰہی اور دینی و تربیتی
موضوعات پر انتہائی ایمان افروز تقاریر کے ماحول میں
وقت گزارا۔ لنڈن سے مبلغ احمدیت مکرم مولوی مبارک احمد
صاحب ساقی نے بذریعہ تار الفضل کو اطلاع دی
ہے کہ اس جلسہ کی سب سے نمایاں چیز سیدنا حضور
انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اور بصیرت
افروز پیغام تھا جو جلسہ سالانہ کے پہلے روز افتتاحی
اجلاس میں برطانیہ کے مبلغ انچارج مکرم مولانا شیخ
مبارک احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ اس
موقعہ پر دلیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا پیغام بھی پڑھ کر
سنایا گیا۔

مسجد فضل لنڈن کے امام محترم مولانا شیخ مبارک احمد
صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس جلسہ سالانہ
کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ
اس کا مقصد روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی تربیت
اور تجربہ حاصل کرنا ہے۔ ہفتہ ۱۲ ستمبر کو جلسہ سالانہ کا
انعقاد مسجد فضل لنڈن میں ہوا۔ جبکہ اگلے روز اتوار
۱۳ ستمبر کا جلسہ ویمبلڈن ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ
سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے علاوہ
جماعت احمدیہ کے نمایاں احباب نے خطاب کیا۔

تاریں بتایا گیا ہے کہ خواتین کا جلسہ سالانہ
علیحدہ طور پر مسجد فضل لنڈن میں اتوار ۱۳ ستمبر ۱۹۸۱ء
کو منعقد ہوا۔ خواتین کے جلسہ سالانہ کی صدارت لجنہ اماء اللہ

برطانیہ کی صدر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بیگم محترمہ حفیظہ سلام صاحبہ نے کی۔ ان کے علاوہ محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ اور محترمہ سلمیٰ مبارکہ خان صاحبہ نے بھی خطاب فرمایا۔ خواتین کے جلسہ سالانہ میں تمام ملک سے آئی ہوئی احمدی اور دیگر خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے تاریں بتایا ہے کہ اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تین افراد نے احمدیت میں داخل ہو کر حق قبول کرنے کی سعادت پائی الحمد للہ

احباب کرام سے ان کی استقامت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس جلسہ کا اختتام محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ کی تقریر سے ہوا جس میں انہوں نے احباب جماعت کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے جو تراجم قرآن کئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو انتہائی طور پر بلند کرنے والے ہیں عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت کے لئے
سلطان احمد طاہر
سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
ح ر ۲۵ کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
فون نمبر:- ۵۴۲۳۸۱ ۵۴۳۸۲

DAWA KHANA HAKEEM
NIZAM JAN.
(Established Since 1911)
CHAWK GHANTA GHAR
GUJRANWALA (ANWARJAN)
CHILDREN SPECIALIST
AVAILABLE
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
(ھوالشافی)
دواخانہ حکیم نظام جان
ربوہ بالمقابل ایوان محمود :: فون نمبر ۴۰۶
حکیم انوار جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۳۹۹

دائمی قبض کا علاج "ھاضمون" نصرت دواخانہ ربوہ

تحریکِ جدید اور اس کے تقاضے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم چوہدری منیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریکِ جدید کیا ہے

ہمارے محبوب امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل الفاظ میں اپنے ایک خطبہ میں تحریک جدید ایسی عظیم الشان الٰہی تحریک کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے۔

"تحریک جدید ایک الٰہی منصوبہ ہے .... جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے لاکھوں عیسائیوں اور مشرکوں کو حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی توفیق دی"

(خطبہ جمعہ ۲۹/۱۰/۷۶)

آج یہ عظیم الشان تحریک ۴۷ سال میں سے گزر چکی ہے۔ اسے سیدنا حضرت مصلح موعود "اسیرول کے رستگار" نے الٰہی منشاء کے مطابق ۱۹۳۴ء میں جاری فرمایا تھا۔

تحریک جدید کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۸۰ء میں جب بارہ ممالک کا کامیاب دورہ فرما کر واپس ربوہ تشریف لائے تو آپ نے جو سب سے پہلا خطبہ ربوہ میں ارشاد فرمایا۔ اس میں تحریک جدید کی اہمیت اس ایک چھوٹے سے فقرہ میں بیان فرما کر گویا کوزہ میں دریا کو بند کر دیا۔ فرمایا:۔

"میرے حالیہ دورہ کا ایک پس منظر تحریک جدید ہے"

نیز اس خطبہ میں مزید فرمایا:۔

"حالیہ دورہ میں میں نے جو کچھ دیکھا جن نعمتوں کو پایا اور جو خوشیاں مجھے پہنچیں۔ ان تمام نعمتوں کے اجرا کے سامان اللہ تعالیٰ نے ۴۶ سال قبل پیدا کر دیئے تھے۔" (خطبہ جمعہ ۳۱/۱۰/۸۰)

تحریک جدید کا پس منظر

اس تحریک کا آغاز ایک ایسے وقت میں ہوا جبکہ جماعت ایک نازک دور میں سے گزر رہی تھی اس وقت کے خدوش حالات کا احساس کرانے کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا:۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت و وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۶/۱۱/۴۴)

نیز حضور کا منظوم کلام جو اس نازک دور سے تعلق رکھتا ہے حقیقتِ حال کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے فرمایا ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

اس درد کو دوا سے بدلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عظیم الشان سکیم اپنے بندے کو سمجھائی وہ ۱۹ مطالبات پر مشتمل تھی۔ کچھ عرصہ بعد ۸ مزید مطالبات اس میں شامل کئے گئے۔ بہر حال اولین ۱۹ مطالبات ایسے بامقصد و مؤثر تھے کہ اس تحریک نے جلد ہی جماعت کے مرد و زن اور خورد و کلاں کے دلوں میں گہرا نفوذ پایا۔ جماعت کو بفضل خدا ترقی پر ترقی ملتی گئی جماعت احمدیہ جو پہلے کم و بیش پانچ ممالک میں اپنے مشن قائم کرنے کے قابل ہوئی تھی۔ اس سکیم کے اجراء کے بعد رفتہ رفتہ ۳۷ سے زائد ممالک میں اپنے مضبوط اور مؤثر مشن قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی جس کے پیش نظر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ کتنے حقیقت افروز ہیں کہ اس الٰہی منصوبہ کے تحت "اللہ تعالیٰ نے لاکھوں عیسائیوں اور مشرکوں کو حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی توفیق دی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا ایک نمایاں پہلو

اس سکیم کا ایک اعجازی پہلو یہ ہے کہ اس کا ہر مطالبہ ہر انسان کی مقدرت میں ہے۔ اس کا کوئی پہلو مالا یطاق نہیں۔ مثال کے طور پر مالی مطالبہ یہ تھا کہ ہر شخص کم از کم ۵ روپے سالانہ اشاعت اسلام میں تبلیغ دین کے لئے پیش کرے۔ اور سب سے پہلی رقم جس کا مجموعی طور پر مطالبہ فرمایا گیا ۲۷،۵۰۰ روپے مشتمل تھی تاہم مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے قریباً ایک لاکھ روپیہ کی رقم پیش کر دی۔ اب وہ مطالبہ اگرچہ ۵ روپیہ سے بڑھ کر ۲۴ روپے سالانہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کو بھی مالا یطاق نہیں کہا جا سکتا۔ غریب سے غریب شخص بھی اشاعت دین جیسے عظیم صدقہ جاریہ کے لئے ۲ روپے ماہوار کی قربانی بڑی بشاشت قلبی سے کر سکتا ہے۔

مختلف نازک ادوار

ہمارے محبوب امام (حضرت مصلح موعود) کے یہ الفاظ ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں فرمایا:

"تحریکِ جدید اب جس نازک دور میں سے گزر رہی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر احمدی فیصلہ کرے کہ

اس نے بہرحال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

مخالفت کے خوشکن نتائج

اس مقدس آواز پر مخلصین جماعت نے پھر لبیک کہا اور ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کا نظام پہلے سے بھی زیادہ وسیع ہوگیا۔ اور یہ جماعت ہر ملک میں پہلے سے زیادہ مستحکم بنیادوں پر استوار ہوگئی۔ اس بالا ارشاد کی روشنی میں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ہوگیا اور وہ یہ کہ بعض لوگ تحریک جدید کو انیس سال تک محدود سمجھتے تھے۔ اور اس میں شمولیت کی اہمیت کا ان کے دل میں کما حقہ احساس نہ تھا۔ لیکن مذکورہ بالا ارشاد میں تحریک جدید کی اہمیت کو پہلے سے زیادہ اجاگر کر دیا گیا اور ہر فرد جماعت کو مکلف فرمایا کہ اسے بہرحال اس تحریک میں حصہ لینا ہے۔

تیسرا نازک دور

اس نازک دور میں قدرت ثانیہ کی برکت سے جماعت کو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی پہلے سے زیادہ استحکام اور دین کی اشاعت کا موقعہ عطا فرمایا۔ الٰہی جماعتوں کا آسرا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے اور قدرت ثانیہ کی بابرکت روشنی میں جماعت اپنے مطمح نظر کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ایک ولولہ انگیز خطاب سے نوازا۔ جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔ فرمایا:

"ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہیں۔ ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ولولہ انگیز ارشادات پر جماعت نے مالی قربانیوں کی بڑی قابل قدر مثالیں قائم فرمائیں اور پاکستانی جماعتوں کا چندہ جو سات آٹھ لاکھ روپیہ تک محدود تھا رفتہ رفتہ اس کو ۱۸ لاکھ دس ہزار تک پہنچا دیا۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مالی میدان میں قربانیوں کی اس خوشکن رفتار کے باوجود ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے وقت کے تقاضے کو پورا کر دیا ہے۔ آیئے ذرا اپنی قربانیوں اور ضرورتوں کا موازنہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سابقہ قربانیوں کی قبولیت پر سجدہ شکر بجا لائیں اور آئندہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دین کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت کے بے پناہ جذبہ سے لبریز ہو کر پہلے سے کہیں زیادہ قربانیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سرسری جائزہ کا نتیجہ

ہماری وہ ضرورتیں جو بجٹ میں مذکور ہیں قریباً ساڑھے چار کروڑ پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے ۱۸ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ پاکستانی جماعتوں کے ذمہ ہے۔ اب غور فرمایا جائے کہ پاکستانی جماعتیں جو باقی ممالک کی جماعتوں کے لئے ماں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ہر نازک دور میں وہ احمدیت کی صداقت کے بے شمار نشانوں کا مشاہدہ کر چکی ہیں۔ اگر ۱/۲ ۴ کروڑ میں سے ۱۸ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ بروقت فراہم کرنے میں کامیاب نہ ہوں تو یہ ان کے لئے کتنی ندامت کی بات ہوگی۔ گزشتہ سال یعنی تحریک جدید کے ۴۶ ویں سال کے لئے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی جماعتوں کو ۱۸ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ عنایت فرمایا تھا تو مخلصین جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ٹارگٹ سے دس ہزار روپیہ زائد یعنی ۱۸،۱۰،۰۰۰ لاکھ روپیہ پیش کرنے کی سعادت پائی تھی۔ مگر اس پیشکش میں ایک کمزوری کا پہلو رہ گیا تھا، اور وہ یہ کہ یہ قربانی بارہ مہینوں کی مدت میں پیش نہ کی گئی بلکہ کچھ مہلت ملنے پر اس میں کامیابی ہوئی تھی۔ سال رواں میں جماعتوں کو چاہیئے کہ اس کمزوری کا اعادہ نہ ہونے دیں اور سال رواں کی وہ رقم جو بجٹ کی رو سے پاکستانی جماعتوں کے ذمہ لگائی گئی ہے یعنی ۱۸،۴۰،۰۰۰ روپے وہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء تک حضرت امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی جائے

حضرت امام عالی مقام کی دُعا

اس مضمون کو بھی سیدنا حضور ایدہ اللہ کی ایک دعا پر ختم کرتا ہوں۔

فرمایا:۔

"پس چاہیئے کہ میں اور آپ سب خدا تعالیٰ کے پیار کی تمام راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو تحریک جدید کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نباہنے کی توفیق بخشے۔ اور پھر آپ نے اللہ تعالیٰ پر جو توکل کیا اور اللہ تعالیٰ سے جو امیدیں باندھیں خدا کرے ہماری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت باری ان امیدوں کو پورا کرے۔ میں اور آپ سب اس کے پیار کو پانے والے ہوں۔"

نوٹ طلب: اگر آپ کے پرچہ کے ریپر پر "توجہ طلب" کی مہر لگی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے براہ مہربانی فوراً ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں۔ مینیجنگ ایڈیٹر۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے معروف ادارہ

پاک ٹمبرز

نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں

فون دکان ۶۲۶۱۸-۱ ؛ فون رہائش ۲۸۰۵۳۰ / ۲۸۰۸۰۶

آپ کو معلوم ہی ہے
حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مشہور شاگرد حکیم
نظام جان صاحب مرحوم کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے

مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰۱

فون نمبر ۱- ۷۴۸۴۴ نگران عبدالحمید درجہ اوّل
فون ربوہ:- ۶۳۸

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰ کو یاد رکھیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ پر تشریف لائیں
فون نمبر دفتر ۶۸۱۲۶ ؛ رہائش ۶۱۹۳۰
فیکٹری ایریا رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۵۳
لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے
ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

کپڑے کی مشہور دکان الفردوس ۸۵ بی
- انارکلی لاہور -

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں زنانہ و مردانہ
دھسے اور گرم مریتہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر
دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی کرتے شلواریں سوٹ وغیرہ بھی
مل سکتے ہیں

الفردوس شال مرچنٹ ۸۵ بی انارکلی لاہور

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
- لاہور -
فون نمبر: ۵۲۶۲۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

ڈیلرز: ٹیبل، چیئر، پٹرنل کیلئے

سٹار ٹمبرز

۵۳ فیروز پور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر:- ۴۱۰۶۱۷